رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۰

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۱ اگست سنہ ۱۹۱۱ع | نمبر ۳۲

کتابیں جو عقلمند لوگوں کیلئے فایدہ مند ہیں

بائبل اور قرآن

من تصنیف پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس صاحب مصنف نے قرآن کی تعلیمات کو بائبل کیساتھ ملا کے یہ بات کو ثابت کیا کہ توریت زبور اور انجیل شریف کلام اللہ ہیں۔ اس کتاب کی خوبی اس بات سے ظاہر ہے کہ مصنف ہمدردی اور محبت کی روح دکھلاتا ہے۔ اہل اسلام کی دشمنی نہیں کرتا۔ یہ کتاب متلاشیوں کے واسطے بہت مفید ہوگی۔ اس کتاب میں ۱۹۰ صفحے ہیں قیمت دس آنے ۱۰/

ہند میں قومیت

یہ کتاب ہر ایک قوم کے لئے بہت مفید ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ قومیت کیا ہے اور ہر ایک ملک میں کیسی حکومت ہو سکتی ہے اور کہ قومی آزادی کن کن شرائط پر منحصر ہے۔ صفحے کتاب ۲۸۔ قیمت ۱/

انجیل برنباس

من تصنیف عبد الاحد داؤد کا ترجمہ۔

یہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۰۰ ا برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری نیگسن صاحب [illegible] سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲؍ +

ہدایت تیمار داراں

یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کیلئے مدد دی جاوے۔ لہٰذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہو۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴؍ اردو ۸؍ اور ۱۲؍ + یہہ کتاب نہایت ضروری ہے ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴؍ ۸؍ و ۱۲؍ رومن ۸؍ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور بیار کبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر میں بائبل کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے۔ کتاب کی قیمت صدہا گنا قیمتی ہے

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

کتابیں جواں مرد اور عورتوں کے لئے۔ پادریوں اور کارندوں کے واسطے۔ رسالے اور پرچے مبشروں کے لئے سوال جواب کی کتابیں۔ اردو۔ رومن اور گورمکھی کی زبان اور حروف میں۔ ابھی منگوا لیجئے +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۱ اگست ۱۹۱۱ء

اخبار کی بہار

شاہ نپولین کی تمام امراض کے لئے ایک مجرب دوا گرم پانی سے غسل کرنا تھا اور گرم پانی میں وہ گھنٹوں بیٹھنا پسند کرتے تھے۔

موتیوں کا ایک قیمتی ہار ولایت میں ابھی ۲۰ ہزار پونڈ کو فروخت ہوا ہے۔

قبض کی دوا ایک ڈاکٹر نے بہت مفید ثابت کی ہے جو یہ ہے۔ کہ سیب کو گرم کر کے یا بھونکر کھایا جاوے تو قبض بالکل دور ہو جاتی ہے۔

ہندوستان کی تعلیم کے لئے سر رابرٹ لیٹا اور ایک دوسرے صاحب نے ۰۰ ہزار پونڈ چندہ دیا ہے ریگ کے بڑے مل کی جس کا انتظام ... ہے کمپنی کے لئے انگلینڈ نے ایک ہزار پونڈ چندہ دیا ہے۔ ان تالیو کا کل خرچ ۵۰۰۰ پونڈ ہے۔

ہندوستان کی سال ۱۹۰۱ کی مردم شماری کے حساب سے ایک ہزار اشخاص کے پیچھے ۹۶۳ عورتیں ہیں اور بمبئی میں ۲۹۹۰۰ مردوں کے پیچھے ۲۶۹۰۰ عورتیں ہیں۔

سٹیم شپ کمپنی نے اپنے جہازوں کے لئے ایک نیا انتظام کیا ہے کہ اپنے جہاز کی لیڈیوں کے آرام کے لئے شپس مانا مقرر کیا ہے جو حسب معمول صورت مقرر کی ہے جسکا کام لیڈیوں کے آرام کے لئے سامان کے مہیا کرنے کا ہو گا جس کی فہرست ... ہوتی تھی۔

کلکتہ میں ایک ہیڈ کنسٹبل کو معلوم ہوا کہ ایک شخص چابک لگنے لئے جاتا ہے۔ یہ اسی وقت اسکا اس کے پیچھے جا کر اور پکڑ کر لانے لگا۔ حوالات میں گیا تو مجسٹریٹ نے الٹا ہیڈ کنسٹبل پر مقدمہ چلایا اور فیصلہ میں لکھا کہ پولیس کو مجرموں کے گرفتار کرنے کا حق حاصل ہے۔ مگر مارنے کا اختیار نہیں۔ اس نے ہیڈ کنسٹبل کو سزا ہو جاتی ہے۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مصر میں لارڈ کچنر گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے پولیٹیکل افسر مقرر کئے گئے۔

بیگم صاحبہ بھوپال آجکل جنیوا میں مقیم ہیں اور ہندوستان آنے سے پہلے قسطنطنیہ کی بھی سیر کا ارادہ رکھتی ہیں۔

لندن سے ۵ جولائی کو اس مضمون کا تار آیا کہ البانیہ کے مسلمان باشندوں نے ترکی فوج پر چھاپا مارا اور فوج کے ۲ اعلیٰ افسر اور ہم پاشا گورنر کو زخمی کر دیا۔ اور ترکی کے بہت سے سپاہی مارے گئے۔ یورپ کی سب سلطنتیں یہ چاہتی ہیں کہ البانیہ میں امن و امان ہو جاوے۔

معزول شاہ ایران جو آجکل روس کے علاقہ میں جلا وطن ہے اس کے بھائی سالار الدولہ نے معزول شاہ کی سلطنت کا اعلان کر کے ہمدان پر قبضہ کر لیا ہے۔ کہتے ہیں کہ سالار الدولہ کے ساتھ تین ہزار سوار ہیں۔ ہمدان کے گورنر نے طہران سے خرچ مانگی ہے۔ غالباً سخت لڑائی ہوگی۔

لکھنؤ کے شیعہ مسلمانوں نے ایک جلسے میں یہ رزولیوشن پاس کر کے گورنمنٹ کے پاس بھیجا ہے کہ شیعوں کو سنیوں سے علیحدہ انتخاب کا حق دیا جاوے۔ مسلمان اخبار کہتے ہیں کہ شیعوں نے اچھی بات نہیں کی۔ اس سے مسلمانوں میں نااتفاقی ہو گی۔

آنریبل مسٹر گوکھلے ہندوستانیوں کی فلاح کو ہمیشہ کے ... وائسرائے کی کونسل میں اس مضمون کا مسودہ تعلیم پیش کیا تھا کہ ہندوستان میں تعلیم جبریہ اور مفت ہونی چاہئے۔ گورنمنٹ نے اس مسودہ پر لوگوں سے رائے پوچھی ہے۔ اب اکثر جگہ تعلیم مفت ہونے سے اتفاق کیا گیا ہے۔ مگر جبریہ تعلیم کا مسلہ ...

روس کے مقبوضہ میں مسلمانوں کے چار اخبار نکلتے تھے۔ گورنمنٹ روس نے چار کو بند کر دیا اور اس کے علاوہ اپنے بعض علاقوں میں ترکی اخباروں کے داخل ہونے کی بھی ممانعت کر دی ہے۔

تار کی بہار

۲۶ جولائی کو سنگاپور سے تار خبر آئی ہے کہ انگلستان کی طرف پانی کا ایسا طوفان آیا ہے۔ انگریزوں میں بہت زیادہ پانی پڑا ہے۔ بلکہ ہانگ کانگ تو تباہ ہو چکا ہے۔ کئی گاؤں برباد ہو گئے۔ اور ہزاروں ... کی فصل برباد ہو گئی۔

انگریزی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ملک میں پانی کی سخت قلت ہے اور اندیشہ ہے کہ سنہ ۱۹۲۱ء کی طرح قحط کا سال نہ ہو جاوے۔ گو یورپ کی تاریں خبر دیتی ہیں کہ یورپ میں پانی خاطر خواہ برسنے لگا ہے۔ اور اب ہندوستان کی باری بھی جلد آنے والی ہے۔

پیرس میں ایک مسجد تعمیر کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ سلطان ... کے مسلمان باشندگان نے اسکے لئے چندہ دیا ہے۔

قسطنطنیہ کی خبروں سے واضح ہوا کہ استنبول میں کل شام کو آگ لگی۔ نصف شب تک آگ جلتی رہی۔ مگر اس کی تیزی کم ہو گئی۔ سو مکانات جلکے ... گی۔ ۱۹۱۸ء کے بعد یہ سب سے خراب آگ لگی۔ اور پانچ میل تباہ ہو گئے۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ ... مکان جل گئے۔ جنرل ہسپتال کی عمارت بھی جل گئی۔ ... پولیس کل وجوہات سے ... مختلف مقامات میں ایک ساتھ لگی۔

چیف کورٹ پنجاب میں ساتویں جج کا تقرر عارضی طور سے منظور ہو گیا۔ ۱۹۲۱ء کی سالانہ جوڈیشل رپورٹ کے اختتام سے یہ ساتویں جج مقرر ہو کر ۱۹۲۲ء کی سالانہ تعطیل تک متعین ہوگا۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

ایک انگریزی اخبار خبر دیتا ہے کہ سیلون مشن کے دیسی مسیحیوں نے انجیل کی اشاعت کے بندوبست کرنے کیلئے ایک ... جاری کی ہے۔ جس میں یہ تجویز کی گئی ہے کہ چندہ جمع کیا جاوے اور کام جاری کیا جاوے۔ وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ ... دیسی مسیحیوں کی ... اس معاملہ میں قابل تعریف ہے۔

ڈاکٹر ... صاحب جنہوں نے ۳۰ سال تک کشمیر میں خدمت کی سی۔ ایم۔ ایس مشن کے مشہور پادری صاحب ہیں جن کو لارڈ کرزن صاحب کے وقت میں ... کا خاص انعام ... روپیہ کا ... کی نسبت مقرر ہوا تھا۔ بڑی دلیری کی بات ہے کہ ... پیشن ... سے انکار کیا ہے ... کی وجہ سے ان کے تمام حقوق ... ہو گئے۔ مگر وہ اپنی بات پر قائم رہے۔ انہوں نے اپنا نقصان اٹھانا گوارا کیا۔

ریویو آف ریویوز ... مشن کا کیا ... جلد میں ایک مقام میں ... ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ اب انجیل کی ... گشت کی ہے۔ ذرا اس پر غور کریں۔

پنجاب کے ... آف سکاٹلینڈ مشن کے مشہور پادری ... صاحب کے ... مئی مہینے میں ... مشنری کے عہدے پر مقرر ہوئے ہیں۔ صاحب موصوف ... کے ملک میں مشنری کام کرینگے۔ وہ بہت ... ہیں۔ انہوں نے یونیورسٹی سے بہت انعام حاصل کئے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

قوموں کی بیداری

نمبر ۱

گو اگرچہ اس آزادگی کو جو اس زمانہ میں ہم سرکار انگلشیہ کے زیر سایہ حاصل ہے غنیمت سمجھے اور اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے تو یہ ایک خاص خلل ہے جسکا انجام ضرور برا ثابت ہوگا یا تو اس سے یہاں تک نوبت پہونچیگی کہ اس قوم کو ناکامیابی کا سامنا ہوگا یا نتیجہ یہی اسکا انجام ہو کہ سرکار کو اس کا تدارک کسی نئے قانون سے کرنا پڑے اور اگر ایسا ہو تو ضرور مذہبی آزادگی کا دائرہ تنگ کیا جائیگا۔ اور سب کے لئے دقت اور مشکلات پیدا ہو جائینگی۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ اس مرحلہ کو غنیمت سمجھکر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ آجکل جو طریقہ اہل اسلام اور ہندوؤں نے اخبارات میں اختیار کیا ہوا ہے وہ سخت معیوب ہے جس سے بُرے نتیجے نکلنے کا اندیشہ ہے۔ ہر دو اقوام آپس کی لڑائی سے ... مقابلے میں ... گئی ہیں کہ بات بات پر ہندو مسلمانوں کا سوال پیدا ہوجاتا ہے اور اپنے اپنے اخبارات میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہا جاتا ہے۔ جس سے سوائے اس کے کہ دونوں قوموں ... دل جلکر اس ... کی طرح معلوم ہوتی نہیں اب برعکس اس کے ... کا بیج بویا جا رہا ہے جس کی فصل ہر دو اقوام کے لئے نہایت تلخ ہوگی۔ اس لئے اس کا ابھی سے روکنا ازحد ضروری ہے ورنہ اس کے خوفناک نتیجے ہونگے جو رک نہ سکینگے کیونکہ جب فصل تیار ہو جاوے تو ضرور کاٹنی پڑے گی۔

پنجاب کی سنیسس رپورٹ مردم شماری سے معلوم ہوا ہے کہ باشندگان پنجاب کی اتمال ۱۹۹۷۴۰۰۰ کا عدد ہیں۔ ان میں سے مسلمان ۱۰۹۵۵۰۰۰ ہندو ۷۷۷۳۰۰۰ ہیں سکھ مذہب کا شمار ۲۸۸۳۰۰۰ ہے۔ جینی مذہب ۴۶۰۰۰ ہے بدھ مت ۷۶۹۰ ہے زرتشت پرست ۶۵۳ ہے مسیحیوں کا شمار ۱۹۹۷۵۱ اہل یہود ۲۳۵ ان دیگر اشخاص کل ۴۱۔ سنہ ۱۸۸۱ء میں مسیحیوں کا شمار ۳۳۰۰۰ انگریز مسیحیوں کا شمار قریب (۱۰۰۰۰) ہزار رہتا۔ ان کو الگ کر کے ہندستانی مسیحی جو پنجاب میں آباد ہیں ۱۶۳۰۰۰ ہیں ۳۰ سال میں ان کی ترقی ۱۶۰۰۰۰ ہوئی ہے۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیحی مذہب میں ترقی نہیں ہوتی وہ ان ہندسوں پر غور کریں۔ بعض ضلعوں میں بہت بڑی کوشش ہوئی کہ دیہات کے مسیحی دوبارہ مسلمانوں کے درمیان شمار کئے جاویں۔ یقین ہے کہ کچھ کامیابی بھی ہوئی۔ بلکہ بعضوں کے نزدیک ہزار ا مسیحی یا مسیحی مرید مسلمانوں کے ساتھ ملائے گئے۔ خداوند کا شکر ہو اور اس کا جلال ہو جس کا ہے۔ مسیحی جماعت کے واسطے اس حالت سے ایک بڑی نصیحت ملتی ہے۔ ان کا فرض ہے کہ ان نئے مسیحیوں کو سکھلاویں اور انہیں سے جماعتوں کا انتظام کریں تا کہ وہ علم اور فضل اور خداوند کی شناخت حاصل کریں اور ہر ایک بات میں بڑھتے چلے جاویں۔

ای۔ ایم۔ ویری۔

ہمارے معزز ایڈیٹر صاحب اخبار عام اخبار خدا کے ۲۹ جون کے ایشو میں سری کرشن مہاتما کے عنوان کے نیچے ذیل کی عبارت درج کرتے ہیں۔ جو وہ کسی مسلمان کے کسی مضمون کی نسبت نوٹ لکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔ "ہندوؤں کے پاک دھرم کی بنیاد وید مقدس پر ہے۔ اور اس وید کے روحانی انکشاف کے واسطے پرانوں اور تمام ہندو شاستروں میں بھی گو کہ وہ گرنتھ صاحب میں بھی سب موقعہ و ضرورت درج کئے گئے ہیں۔ اگر غور سے دیکھیں تو قرآن کی پاک تعلیم اور انجیل مقدس کی تعلیم بھی ویدوں میں موجود ہے۔ لیکن بھگوان سری کرشن مہاتما اور پرشوتم شری رام چندر جی بھی ویدوں کے کتابیں۔ کائنات کے بہبود و کلیان کے لئے انہوں نے وقتاً فوقتاً دنیا کو ویدوں کے دھرم مارگ کا رستہ دکھلایا اور اس کی ... ہیں۔ انہی کے جلوہ کا ظہور حضرت محمد صاحب کے ذریعہ روشنی میں لایا گیا۔ جو مسلمانوں کے لئے دینی نجات اور دنیاوی کامرانی کا رستہ ہے۔ انہی کے جلوہ کا ظہور حضرت عیسیٰ مسیح کے ذریعہ ہوا جو مسیحیوں کی دینی دنیاوی کامیابی اور خوشحالی کا باعث ہے۔ ہمارے دھرم میں جگہ جگہ ہیں جب جب دھرم کی ہانی اور ادھرم کا بیاہی عروج ہوتا ہے روحانیت کی بڑھتی کے لئے پرمیشور اوتار دھارن کرتے ہیں۔"

ہم ایڈیٹر صاحب سے صرف اسقدر پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر یہ تمام اوتار ایک ہی خدا کی ذات کے مظہر تھے۔ تو انہوں نے آپس میں مخالفت اور عداوت (دیکھئے اختلاف) کیوں پھیلایا؟ ضرور تھا کہ ان سب میں ایک خاص قسم کی یگانگت اور خوبی ہوتی۔ پس ہم یہ پاتے ہیں کہ زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے یہ سب ایک خدا کا اوتار نہیں ہو سکتے۔ لیکن ان میں صرف ایک ہی خدا کا سچا اوتار ہوگا جس کی تحقیق اور تفتیش انسان کا اول اور اعلیٰ فرض ہے۔ ورنہ وہ ضرور دھوکے میں پڑیگا۔ یہ تمام اوتاروں کو بلا تمیز جھوٹ اور سچ کے منجانب اللہ ماننا سخت غلطی ہے۔

ہمعصر آریہ گزٹ مطبوعہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۱۵ء میں ایک خبر لکھتے ہوئے رقمطراز ہے کہ "۱ حال کو پنڈت سمبھ دت ایڈیٹر آریہ مسافر نے ایک دین مسٹر جارج رابنسن نامی کو آگرہ میں شدھ کر کے آریہ سماج میں داخل کیا۔ مناسب کارروائی کے بعد مسٹر رابنسن نے بھی ایک مختصر تقریر میں کہا کہ بڑا ہی شکر ہے کہ میں ویدک دھرم کو قبول کر کے اندھیرے سے روشنی کا رستہ پایا۔" کیسا بہتر ہوتا کہ مسٹر رابنسن اپنی تقریر میں ذرا تشریح سا بھی بیان فرما دیتے کہ وہ روشنی کا رستہ جو انہوں نے پایا ہے کیا ہے تو بہت بہتر تھا جتنی شدھیاں آج تک آریہ سماج نے انگریزوں کی کی ہیں ان کو سب جانتے ہیں کہ ان کی تہ میں کیا کچھ چھپا تھا۔ جو بعد ازاں خوب روشن ہو گیا اور آخر کار ان شدھیوں کی تکذیب بھی کی گئی۔ پس اب دیکھیں کہ اس انگریز کی شدھی کی اصلیت کیا ہوگی۔ ہمعصر کاش اس کی نسبت لکھتا ہے کہ کیا مسٹر رابنسن کی قدر ثابت ہو گئے۔

ریویو

ضرورت کفارہ۔ اس نام کا رسالہ پادری جیکل سالک گوجرانوالہ نے تصنیف کر کے شائع کیا ہے۔ کفارہ کا مسئلہ دین عیسوی کے مسائل میں سب سے ضروری اور اعلیٰ اور مغز و گودا والا مسئلہ ہے جس پر کہ دین عیسوی کی عمارت بنی ہوئی ہے۔ یہ درحقیقت بہت مشکل اور حکمت کبھی سے پُر معقول ہے جسکے وسیلے سے عاصی گنہگار کی نجات کا وسیلہ پیدا ہوتا ہے جتنی کتابیں اس ضروری مسئلہ کی نسبت لکھی جا رہی ہیں تھوڑی ہیں۔ بہت سی کتابیں اور رسالے اس کی نسبت لکھے گئے ہیں۔ ہر چند مختلف اعتراضات لوگ اٹھاتے ہیں ضروری ہے کہ انکے جوابات دئے جاویں۔ اس چھوٹے رسالے میں مضمون کے ۳ حصے کئے گئے ہیں اور آخر میں ۵ اعتراضوں کے جوابات بھی دئے گئے ہیں۔ جو بہت خوب ہیں۔ یہ ۱۲ صفحوں کا رسالہ ہے جسکی قیمت صرف

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

مخلوق خدا سے حضرت کی اُنس و محبت کی زیادتی کے ہم قائل نہیں ہیں کیونکہ مخلوق خدا سے اگر محبت ہوتی تو سب کو یکساں سمجھتے اور کسی کے قتل کا حکم ہرگز نہ دیتے بلکہ وہ صلح کل ہوتے۔ پر ایسا نہیں تھا اسلئے ہم اس کے ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

قولہ۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس محبت کا جو آپ کو بنی نوع انسان سے تھی حضرت مسیح ناصری کی اس محبت سے جو ان کو بنی آدم سے تھی مقابلہ و موازنہ چاہے تو اُسے کسی دور جانے کی ضرورت نہیں صرف یہی ہے کہ آنحضرت صلعم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی اپنی اطاعت و محبت اور وفاداری کا مسیح کے شاگردوں کی کارروائی سے مقابلہ کرے جو اپنے استاد کے [illegible] بیان سے ظاہر ہوگی۔

اقول۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ ایڈیٹر صاحب کا یہ مطلب تھا کہ حضرت محمد صاحب اور مسیح کی محبت کا مقابلہ کرے پر وہ ایسا نہیں کر سکا چنانچہ شاگردوں کی محبت کی طرف چلا گیا۔ مناسب تو یہ تھا کہ حضرت محمد صاحب اور مسیح کی محبت کا مقابلہ کر کے دکھاتے تو ہم کو [illegible] پر وہ یہ کیوں کرنے لگے تھے انہوں نے تو محض حضرت [illegible] کے حواریوں کو محبت سے خالی ثابت کرنا تھا۔ پر یہ طریقہ دانائی کا نہیں ہے۔ مقابلہ کے لئے دو مساوی درجہ والوں کی ضرورت ہے مگر مختلف درجے کے لوگوں کا مقابلہ کرکے رنگ جمایا جاتا ہے۔ حواریوں کی کمزوری کے ہم قائل ہیں لیکن انجیل میں پاس [illegible] ہے کہ جب ان کو عالم بالا کی طاقت حاصل ہوگئی۔ ان کی کارگذاری کا ذکر بھی آتا ہے اس کا مقابلہ کرنا چاہئے نہ ان کی کمزوری کا کیونکہ وہی شاگرد بعد ازاں اس کی محبت سے ایسے گرویدہ خاطر ہوگئے تھے کہ وہ حضرت مسیح کے سبب شہادت پاگئے اور اپنی جانیں [illegible] جنکا ذکر تواریخ کلیسیا میں اب تک موجود ہے اور اگر ایڈیٹر صاحب اس سے واقف ہوتے تو ہرگز یہ ادعا پیش نہ کرتے۔ کیونکہ حواریوں کا شہید ہونا سب پر ظاہر اور روشن ہے۔

قولہ۔ ہمارے خیال میں اس عظیم فرق کا سبب صرف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل زمانوں اور کل اقوام کے لئے مبعوث ہوئے۔

اقول۔ عظیم فرق کس بات میں؟ کس کی محبت میں؟ مقابلہ کس کے ساتھ کرتے ہو؟ حواریوں کے ساتھ یا حضرت مسیح کے ساتھ؟ اگر مسیح کے ساتھ مقابلہ کیا ہے تو بتلائیے کہ مسیح میں محبت کی کیا کمی ہے اور محمد صاحب میں کیا زیادتی ہے جو اس مضمون کو جب ہم فرصت کسی وقت انجیل پر تاریخی واقعات سے روشن کرینگے اور مسیح کی محبت کا بیان اور مقابلہ بھی دکھلائینگے پر اس وقت اس کی گنجائش یہاں نہیں ہے۔ کل زمانوں اور کل اقوام کے لئے آنحضرت کا مبعوث ہونا ہم بلا دلیل نہیں مان سکتے مگر [illegible] جب تک اس کی نسبت معقول [illegible] اس کے قبول کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا۔ گو [illegible] کے مصداق ہو کہ اگرچہ صرف قرآن ہی کا دعوے ہے تو ہم اس کو قبول نہیں کر سکتے۔ آپ کا خیال خواہ کچھ ہو لیکن آپ کا خیال دوسروں کیلئے مفید نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ ملہم نہیں ہیں۔

باز آئندہ

اقتباس

حرص سے کوئی نہیں بچتا

ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ لڑکوں سے یہ سوال کر رہے تھے کہ شریعت میں سب سے مشکل حکم کونسا ہے۔ جس پر چلنا زیادہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ بعض کسی لڑکے نے ایک حکم کو بتایا اور کسی نے دوسرے کو مگر ایک چھوٹے لڑکے نے کچھ تامل کرنے کے بعد کہا سب سے مشکل حکم سب سے آخر میں ہے۔ صاحب نے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے؟ لڑکے نے کہا کہ صاحب سب لوگ امیر تو نہیں ہوتے اکثر غریب ہوتے ہیں۔ وہ امیروں کو اچھا کھاتے پیتے اور ان کے پاس اچھی دولت دیکھتے کپڑے اور عمدہ سامان عیش اور عمدہ مواشی وغیرہ وغیرہ سب عیش کے سامان دیکھکر خواہ مخواہ للچا جاتا ہے اور حرص پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس حکم پر کوئی چل نہیں سکتا۔　[illegible]

انٹرنس پاس شدہ عورتوں کیلئے مژدہ

لودیانہ زنانہ انڈیا سکول آف میڈیسن کی طرف سے اطلاع دیجاتی ہے کہ انٹرنس پاس عورتوں کیلئے کئی ایک وظیفے ہیں۔ ایسی عورتوں کے واسطے تعلیم اس درجے تک دیجائیگی کہ امتحان سے سرٹیفکیٹ لاہور سے دلایا جائیگا جسکے ذریعے سے وہ ڈاکٹر کا کام کر سکینگی۔ [illegible] بڑی اعلیٰ ڈگری بھی حاصل ہیں۔

خواہشمند خط و کتابت ذیل کے پتے سے کریں۔

مس براؤن۔ لودیانہ۔

مراسلات

کیا وید نت ہیں؟

آگاہی یا خود آگاہی۔
(Consciousness or Self consciousness)
کے لئے من اور اہنکار لازمی ہیں۔ لہٰذا پرماتما بھی ان کے بغیر نہ ہی اور نہ کسی طرح کی آگاہی حاصل کر سکتا ہے۔ سو اگر آپ پرماتما کو آگاہی کا منبع تصور کریں اور اس پر شبد ان کی ذیست کی بنیاد قائم کرنا چاہیں تو پرکرتی کے ازلی ہونے کی تعلیم ترک کیجئے ورنہ تسلیم کی کشمکش میں پڑا رہنا محال ہے۔

آپ کہینگے کہ پرکرتی کی ذیست ماننے سے ضرور نہیں کہ میں کہل شئی کی پوری پوری بیدی کروں سو آگاہی و خود آگاہی
(Consciousness and Self consciousness)
کو ہیں پرکرتی سے جدا کیجئے پرماتما کی ازلی ذات کی کیفیت میں ڈال دونگا۔

جواب۔ آپ نے بہت اچھا سمجھا آگاہی اور خود آگاہی اہنکار (ego) اور من (mind) سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا آپ اپنے اس قول کے مطابق اہنکار و من کو پرماتما میں مان لینگے سو اہنکار اور من پرکرتی کے بس نام نہیں ہیں۔ تو آپ اس موجودہ خیال کے بموجب پرکرتی کی تعریف کیجئے۔

باقی آئندہ

دنیا میں دکھ کا بھید

نمبر ۶
ایوب کا احوال

(۱) مگر ترک تسلیم کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس نے اس بات پر صبر کہ نیکی اور بدی ملی جلی ہیں۔ بعضے اہل ہوا ہیں۔ اس نے اس پر آنا زور دیا کہ اس کے خیال میں ایک بڑے کام کا اثر سینکڑوں جنموں میں معلوم ہو سکتا ہے جو کوئی یہ بات مانتا ہے کہ خدا کے کام کی سزا سو جنموں میں ملے گی۔ وہ جلدی میں بدی کرنے میں جلد باز نہ ہوگا۔ اس کی تعلیم سے ظاہر ہے کہ دنیا نہ خوشی نہ دکھ ہے بلکہ نیکی کے لئے بھی جگہ ہے۔

(۲) اور ایک خوبی یہ ہے کہ نجات کی جو راہ بتلاتا ہے وہ نیکی کی راہ ہے ہر عیسائی بھی مانتے ہیں جو ایماندار ہے ترک کی راہ پر چلتا ہے نجات کو حاصل کرے یا نہ کرے کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا اور ہر طرح کی بدی سے کنارہ کرتا ہے کیونکہ انسان اس لائق ہے کہ اپنی طاقت سے اس راہ پر چلے۔ بہتر اور راستی ہے۔

(۳) مصیبت نصوص کہ اس مذہب سے کہ کچھ تسلی تر نہیں ہوگی۔ ایوب کو رنج خاص اسی سبب سے ہوا کہ اسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہیں جو سبب اور فضول دکھ پاتا ہوں مگر ترک کو معلوم ہوا کہ دکھ فضول اور بے سبب نہیں ہے۔

پھر اگر ترک بھی تسلیم کی سب خوبیاں خوشی سے مانتے ہیں۔ اس میں مشکلات اور عیب بھی پائے جاتے ہیں۔ جس کے سبب سے ہم اُسے قبول نہیں کر سکتے۔

(۱) آواگون کا کوئی بھی ثبوت نہیں ہے۔ اگر ہندو لوگوں سے پوچھو کہ اگلے جنم ہونے کو کس طرح ثابت کرتے ہو تو جواب دینگے۔ یہ لوگوں کی متفرق حالتوں کے بتلانے کے واسطے آواگون کا خیال ضروری ہے۔ یہ کوئی دلیل نہیں۔ قدیم زمانہ میں لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے تھے کہ سورج رات کے وقت پچھم سے پورب کو کس طرح پہنچتا ہے کسی نے اس رد کو اسی طرح سے کھولا ہے کہ رات کے وقت ایک دیوتا سورج کو آسمانی گھوڑے سے جوت کر اندھیرے کے پردے کے پیچھے رستہ واپس لیجاتا ہے کیونکہ جو پوچھتا ہے اسکا کیا ثبوت ہے۔ تو جواب دیتا تھا کہ بھلا اگر یہ سچ نہیں ہے تو سورج کس طرح سے واپس جا سکتا ہے۔ درحقیقت عام لوگ اسی بات کو مانتے لگے کہ گویا حقیقی علم کی بات تھی ویسی ہی ہندو لوگ آواگون کے واسطے کہتے ہیں کہ اس طرح ہم زندگی کی مصیبتوں کو بتا سکتے ہیں۔ اس نے ضرور سچ ہوگا۔

اگر پوچھو کہ ہمیں اگلے جنم ہمیں یاد کیوں نہیں آتے۔ جواب دینگے کہ کئی بار وہ جا تا تر ہیں جو اپنے اگلے جنم کو یاد کرتے ہیں۔ یہ ایسی بات تھوڑے ہی ہیں جو ہمیں کرا دینے آپ کو کبھی دھوکا دینا بہت آسان ہے۔ خواب بھی گزرا ہے ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں اور پھر جاگ کے سمجھتا ہے کہ میں نے اپنے اگلے جنم کو یاد کیا پھر اس جنم میں بادشاہ تھا کوئی نہیں کہہ سکتا ہے کہ اور کوئی کیا یاد کرتا ہے۔ ہم ایسے مہاتما کے کہنے کو رد کب کہہ نہیں سکتے۔ اسلئے کوئی اسکا ثبوت نہیں ہو سکتا۔

(۲) اسباب کو چھوڑ کر ہم ایک اور عیب کو نکالیں۔ اگر ترک کی خوشخبری حقیقت میں خوشی کی خبر نہیں ہے مصیبت زدہ انسان کہا جاتے ہیں وہ یہ نہیں کہ زندگی سے محسوس ہو جاویں۔ بلکہ یہ کہ اپنی دل کی خواہش پوری کریں۔ اور خوشحالی میں زندہ رہیں۔ اگر ترک کہتا ہے کہ دنیا نہایت بری جگہ ہے۔ اور کوئی زندہ

ہوکر وہ گناہ سے نہیں بچ سکتا۔ اس سکو واسطے کچھ امید نہیں کہ جزا اس بات کی کوشش سے ہم آخر میں نیا جنم پانے سے بچ جاتے ہیں۔ یہ تو خوشخبری نہیں بلکہ نا امیدی کی تعلیم ہے۔

دوسرا بڑا عیب یہ ہے کہ اس تعلیم کے مطابق ہر ایک آدمی اچھے چندوں کی عیب جوئی کرتا ہے مسیح نے کہا کہ عیب گیری مت کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائیگی پر ہر ایک ہندو اعمال کی تکلیف دہ دیکھ کر کہیگا کہ وہ اس کی عیب جوئی کرکے کہتا ہے کہ یہ اسکے کرم کا نتیجہ ہے۔ نتیجے سے وہی ہوتے کہ ایک برہمن نے مجھ سے صاف کہا تھا کہ تم عیسائی پنچ ذاتوں کو اشکار بہت برا کام کرتے ہو یہ اُن کے کرم کا پھل ہے جو ان کو بھوگنا چاہئے۔ اس خیال سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کوئی ہندو پنچ ذاتوں کی بہبودی نہیں کرتا جیسا اور ملکوں میں ترقی ہوئی ہے۔ ہندوستان میں ترقی نہیں ہوئی۔ انگلینڈ میں ایک ایسا لڑکا نہیں ملیگا جو کہ پڑھا لکھا نہ ہووے۔ یہاں سو میں سے ۱۰ دشکل سے ملتے ہیں جو اپنا نام بھی لکھنا جانتے ہوں۔ ہندو لوگ خیرات تو کرتے ہیں بہ غرض خود غرضی سے برہمنوں کو کھلاتے ہیں کہ اپنے واسطے پن حاصل کریں۔

ضرورت

۳ ۱۲

مجھے تجربہ کار کرسچن لڑکوں کی آسٹریلیا مستورات مشن ٹائپ رائٹر کے لئے ضرورت ہے تنخواہ شروع میں پچاس روپے ملیگی۔ پانچ روپیہ ترقی سالانہ دی جائیگی۔ کرایہ کے لئے ریل جہاز کا روپیہ مشن سے ملیگا۔ اور ہر اسٹیشن پر مکان ساکن کے واسطے مشن کا ہوگا۔ تمام درخواستیں معہ نقل سند ایجنٹ ہذا کے نام سے آنی چاہئیں۔ پتہ یہ ہے۔

المشتہر۔ پادری اور صاحب ایجنٹ ریلیجس مشن

مقام کلکتہ مدرسہ اشرفیہ۔

شخصی پیالہ

پادری محمد حسین صاحب جیہوں میں آ گئے۔ اب پادریانہ جذبہ اور تحکم کر کام میں لائے میری کیا مجال کر منتظر رہوں۔ لکھا ہے کہ تو اپنی قوم کے سردار کو برا مت کہہ۔ خواہ سردار کاہن مقابلہ میں ہووے۔ اعمال ۲۳-۳

اگر بقول محمد حسین صاحب نورافشاں کو ایسے مضامین لینے سے دریغ نہیں کرنا چاہئے تو جناب یہاں بھی لکھے دیکھیں کہ دریغ ہے۔ پادری صاحب نے اپنے پادریانہ طرز کے تقاضے کی رعایت سے یہ مضمون طول طویل لکھ مارا۔ خیر بچے جواب کی خاطر انہوں نے اپنی عادت نہیں بگاڑنی ہیں مختصر طور چند باتوں کا جواب عرض کئے دیتا ہوں

قولہ۔ میرے جو ہمنگاہ ہیں نگاہ کئے کہ تزئین کے خلاف زہر اُگلا ہے۔ ...... مسیحی تہذیب سے گرا ہوا نظر آتا ہے۔

اقول۔ آپ نے کوئی فقرہ نہیں بتایا کہ جو آپ کی شان پادریانہ کے خلاف بندہ کے قلم سے نکل گیا ہو۔ بلکہ بندہ معافی مانگتا ہے۔ آپ کا یہی چاہیئے تو سردار کاہن کی طرح دھنیا پڑنے کا حکم دیدیں۔

بے ہم ہوں ہیں نام کے کچھ کام نہیں ہے
گر نام کا خواہاں ہیں کہیں نام نہیں ہے

خداوند کے فرمان نیست سے عدول کرنا اور مسیحی تہذیب کا برعکس ہندو نام رکھنا کا نام ہی کر کہتے ہیں۔ سارے مضمون میں میرے مضمون کی جان ایک فقرہ تھا جسکو آپ ہضم کر گئے۔ یعنے رفاقت کا پیالہ اور بیگانہ۔ ایں چہ بوالعجبیست۔ آپ تو اس کو رفاقت مانتے ہی نہیں۔ چلو جھگڑا پاک۔ کلیسیا جانے اسکو رفاقت مانتی ہے۔ اس کے میں نے اسکو رفاقت کا پیالہ کہا۔ ہم اس کے وسیلے جس طرح مسیح میں شراکت حاصل کرتے ہیں۔ آپس میں بھی رفاقت اور شراکت حاصل کرتے ہیں۔ جو جدا گانہ پیالیوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

میری سمجھ سے کہ آپ زہر اُگلنا کہتے ہیں آپ کی تحریر نے تو ناظرین کو قند مکرر کا مزا دیا ہوگا۔ بقول شاعر۔

مزا قند مکرر کا کلام مولوی میں آئے۔

قولہ۔ اس رسم کا لازم کلام آپ میں منشاء ربانی ہے۔ ...... دیکھنے اسکے دوسرے ضروری کام کرنا ہے۔

اقول۔ نہیں جناب پادری صاحب اس کے لفظی معنے ہیں خداوند کا شام کا کھانا۔

مدراس کی تھیلک اور مسلیٹن آدمی کے دستور کا جو ہمنے ذکر کیا۔ اس کا مطلب پادری صاحب نے سمجھا ہی نہیں۔ جسے سکو یہ بتاؤ دے سکتا۔

قولہ۔ آپ بہت دیر میں غور کریں .... اسکے نے تجربہ الگ ما ایک قسم کی چھوٹ پھیلائی ہے۔

اقول۔ یہ فقرہ بھی آپ کی پادریانہ شان کے لائق ہے۔ ثبوت دینا مدعی کے ذمہ ہے۔ آپ مدعی ہیں کہ ایک پیالے سے ضرور بیماری پھیلتی ہے۔ آپ ثابت کریں کہ ۱۸ سو برس سے کہاں کہاں اس ایک ہی پیالہ سے کلیسیاؤں میں وبا پھیلی۔ ورنہ

دعویٰ بے دلیل قبول نیست

قولہ۔ آپ کو خدا آپ کے ایمان کے مطابق دیگا۔

اقول۔ پھر جھگڑا کاہیکا۔ آپ ہم کو ہمارے ایمان پر رہنے دیں۔ پھر فضول تحریروں سے کیا حاصل۔ آپ خاموش رہیں۔ ہمارا ایمان خداوند کے حکم پر ہے۔ آپ کا ایمان ولایت کے ڈاکٹروں کی رائے پر ہے جیسا تیرا ایمان ہے ویسا تیرے لئے ہو۔

قولہ۔ اب مسیح کے وقت کی نسبت کلیسیا کے شرکا کی تعداد سیکڑوں اور ہزاروں تک ہے۔

اقولہ۔ کیا یہ تعجب اور بیسویں صدی میں ہوئی ہے۔ کیا اس تضاد کی خبر ہمارے عالم الغیب خداوند کو نہ تھی۔ ایک ہی پیالہ خداوند نے دیا۔ آجتک ایک ہی پیالہ رہا۔ تو کیا مطلب یہ ہے کہ کثرت روں میں ایک پیالہ چاہئے وہاں بیماری نہیں تھی۔ مگر شہروں میں شخصی پیالیاں چاہئیں ذرا اپنی تحریر پر پھر غور کر کے کیا کہتے ہو۔

قولہ۔ جب اس کو عقل منظور کرتی ہے۔ چاہئے کہ ہم بے عقل نہ ہیں۔

اقولہ۔ کیا خدا نے اس جہان کی حکمت کو بیوقوفی نہیں ٹھہرایا۔ اس حکمت کا نتیجہ آج آپ کی پیالیوں کی حکمت ہے۔ محمد حسین کی عقل یا عقل کل۔ آپ کی عقل سند نہیں۔ خداوند یسوع اور رسولوں کی عقل سند ہے۔ جن کے حکم سے کلیسیا میں ایک پیالہ کا جواز ہوا۔

قولہ۔ یہ آپ کی مسیحانہ نہج نہیں۔ آپ صرف زبانی ہیچ پوچ سے خداوند یسوع کے دلدادہ معلوم ہوتے ہیں۔

اقولہ۔ جناب بندہ خدا مسیحا نہیں جیسیا کہ آپ زور بے عالم الغیب نکلے مجھے خداوند یسوع کا زبانی دلدادہ بنا دیا۔ بہت اچھا منظور۔ میری کیا مجال کہ میں خداوند کا دلدادہ ہوں۔ خاک کو پاک سے کیا نسبت۔ وہ آپ ہی مجھ کو کھینچتا ہے کہ یہ میرا بھائی ہے۔ ورنہ میں تو آپ کے زبان کے مطابق زبانی بھی اسکا دلدادہ ہونے کے قابل نہیں ہوں۔ جیسا کہ تینوں کانسٹبلوں کا مسکین حال تو ابتر ہوا کہ۔

قولہ۔ روح کی ہدایت سے یہ شخصی پیالہ کی طرز رواج پا رہی ہے۔

اقولہ۔ کس روح کی ہدایت سے۔ کیا یہ وہی روح تو نہیں جسکا ذکر اعمال ۱۶ باب میں ہے۔ وہ روح بھی خداوند کے حکم سے آئی تھی۔ اب بھی وہی معلوم ہوتی ہے۔ تاکہ مقبول اور نامقبول معلوم ہوویں۔ اور بے دینی کے بڑھ جانے سے وہ گناہ کا شخص مسیح الدجال ظاہر ہو جاوے۔ اور خداوند بجلال اپنی شان میں تشریف لاوے۔

قولہ۔ روایت کے نام سے میرا بھائی میاں چونک پڑا گیا اس سے اس کی قدر کم نہیں ہے۔

اقولہ۔ سٹیشن کا ذرہ بندہ کو ٹھہرا دو۔ اس طرح آگر گر سے بچو گے تو کیا حاصل۔ آپ ولایت کے باشندوں کو میرے خلاف اکسانا چاہتے ہیں۔ اس سے شخصی پیالہ ثابت ہوگا۔ اور نہ کسی کے خوف سے شخصی پیالہ کا قائل ہو جاؤنگا مجھے خداوند نے ایک ہی پیالہ بخشا ہے اور تا دم زیست ایک ہی پیالے سے پیونگا خواہ میرے سامنے بیٹھنے والے ہزار بیماریوں میں مبتلا ہوں۔ کوئی بیماری مجھے نہ لگیگی۔ بلکہ یہ منفعت کے نزدیک پھٹکنے نہ پائیگی۔

قولہ۔ کیا آپ کے نزدیک ہر کلیسیا میں شخصی پیالہ استعمال کرتی ہیں کل کی بیدینیاں

اقولہ۔ آپ فرماتے ہیں میں تو نہیں کہتا میں کہتا ہوں کہ وہ خدا کے حکم کے خلاف فرض اور سنت کے خلاف کرتی ہیں۔ یہ تجربہ بھی آپ نکال رہے ہیں۔

قولہ۔ کیا بندہ جناب ولایت میں محمد حسین پیالیاں لیکر پہونچا تھا۔ خدا جوش میں آ اور جھٹ پکڑ نکال دے کلیسیا خدا کے جھوٹا کرنیکا فتوی مت سنا۔ ورنہ نام ناحق سے آخرین کو آگاہ کر۔

اقولہ۔ اگر محمد حسین پیالیاں نہیں بانٹتا پھر اور محمد حسین کے ہم خیال بھائی تو نے پھرتے ہیں۔ وہ آپ بھی یہی کام کر رہے ہیں۔ میری ہر جوش اور بیہوشی کی آپ فکر نہ کریں۔

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم
اے بے خبر ز لذت شرب مدام ما

خدا کے بندوں کو محبت سے کیا یہی حد ہے محبت نہیں اس سے بڑھ کر ہے۔ آپ ہم کو ایک پیالہ سے پینے سے منع کرتے ہیں۔ اور خداوند کے پیالے سے منع کرتے ہیں۔ آہ!

واعظ بطنز گفت حرامست مے مخور
گفتم بگو کہ گوش بہر خر نمے کنم

میرے نام کی آپکو کیا فکر پڑ گئی۔ آپ کسی ناظرین نور افشاں سے پوچھ لیتے۔ وہ آپکو بتا دیتا کہ میں کون ہوں۔ کیا ابھی تک آپ کو پتہ نہیں لگا۔ امید ہے کہ اس تحریر سے آپ کو پتہ لگ جائیگا۔ اگر نہیں لگے تو فکر نہ کرو میں آپ کا بھائی ہوں۔ دشمن نہیں ہوں۔ آپ غلطی پر ہیں اگر آپ چاہیں تو میں کبھی ہی سے وہ مضمون جو شخصی پیالہ کی نسبت انہی پادری غلام مسیح صاحب نے لکھا ہوا ہے۔ نور افشاں میں نقل کرونگا وہ سب کو بھلے کافی ہوگا۔ ویسا ہی میں لکھ سکتا ہوں اور نہ آپ۔

قولہ۔ اگر تم راست پر ہو تو تم یقیناً روح القدس کو رنجیدہ کرتے ہو۔

اقولہ۔ یہ پادریانہ فقرہ مطلق میری سمجھ میں نہیں آیا اس کی تفسیر چاہئے۔

قولہ۔ اگر رفاقت اسی کا نام ہے تو ابتدائی اسلام سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔

اقولہ۔ صریح بے شک

قولہ۔ معترض کہتا ہے کہ شخصی پیالہ کے وسیلے سے حکم نہیں ٹوٹتا۔ یہ صرف منہ زوری ہے۔

اقولہ۔ یہ پادری صاحب کا جواب ہے۔ میں خداوند کا حکم کہتا ہوں۔ وہ منہ زوری بتاتے ہیں۔ اسلئے کہ دنیا کے حکیموں کی حکمت کے خلاف ہے۔ پادری صاحب بجا فرماتے ہیں۔

قولہ۔ اس صورت شخصی پیالہ میں بڑا فرق ہوتا ہے

اقولہ۔ فرق تو آپ ہی ہوتا ہے۔ جیکب سیل کا سوال حل ہو گیا۔ مجھے یہاں اکبر بادشاہ کی ایک مثال یاد آئی ہے مگر محمد حسین صاحب اس کی برداشت نہ کر سکیں گے وہ جامہ سے باہر ہو جائیں گے۔ خاموشی بہتر ہے۔

قولہ۔ بھی کسی رفاقت کی کل صورت ہو۔
اقولہ۔ اس نے کس شعر کی ایجاد ہے۔ ایجاد بندہ اگرچہ گندہ کیوں نہ کل صورت ہو۔ [illegible] سوتوں کو بھی آج اس تکمیل کرنے کو حضرات پادری کے سر دو [illegible] حسین احسان کے بہ خیال پیدا ہو گئے۔

بنت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

ہیں مسیحا ہوں آئندہ کے واسطے اگر زندہ رہو تو میری طرف سے بہتر تم ہو۔ پادری غلام مسیح صاحب کا مضمون اگرچہ طویل ہے کیونکہ وہ بھی پادری کا ہے نقل کرکے بھیج دونگا۔ وہ سب کے واسطے کافی ہوگا۔ راقم [illegible]

خلوت میں نگاہوں سے لگا بیٹھی ہیں
دل تجھے ہیں دل ملنے کی راہ ہی نہیں

ضرورت

ایک تجربہ کار منشی کو جو سند یافتہ صاحبان کو اردو اور فارسی پڑھانے کا بڑا عمدہ تجربہ رکھتا ہے ملازمت کی ضرورت ہے درمشاہرہ ۵۰ روپیہ ماہوار چاہتا ہے جس کسی صاحب کو ان کی ملازمت کی ضرورت ہو تو وہ نور افشاں آفس لدھیانہ کے پتہ پر خط و کتابت کرے۔

ضرورت

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن کی کل جلدیں درکار ہیں اگر کسی صاحب کے پاس برائے فروخت موجود ہوں تو وہ مشتہر سے خط و کتابت کریں۔
المشتہر۔ [illegible]
ایڈیٹر [illegible] اخبار لاہور۔

میلہ بارہ نہاڑا

پیر گا ہے شاہ کے ہفتہ وار میلے کے

مزید حالات

پیر پرستی ـــ قبر پرستی گناہ ہے!

تذکرہ جو ہفتہ وار میلہ حسب الدستور موضع بارہ نہاڑا میں جو لدھیانہ سے جنوب مغرب کی طرف چار میل کے فاصلے پر واقع ہے ہوتا ہے۔ گذشتہ کی نسبت میلے کی رونق بہت ہی کم ہو گئی ہے سچ ہے ع
سدا ایک رہے گا نام مسیح

گذشتہ ہفتہ لدھیانہ سے مسیحیوں کے تین گروہ یکے بعد دیگرے اپنے خداوند کے حکم کے مطابق بشارت انجیل کا کام کرنے اس جگہ گئے اور جس قدر اس دفعہ ہم مسیحی مناد گروہوں کو اطمینان اور خوشی ہوئی ہے اسکا بیان [illegible] رہتے ہا ہے کسی ایک حاضرین میں سے کبھی [illegible] کے سننے سے اس قدر متاثر ہوئے کہ وہ اسی جگہ بپتسمہ پانے کو تیار ہو گئے۔ ان اشخاص کا مفصل حال ذیل میں درج کیا جاویگا۔

اول۔ مسیحی منادوں کا پہلا گروہ بروز شنبہ ۱۰ ماہ حال کو بوقت شام گذرے پہنچے۔ [illegible] بارہ نہاڑا روانہ ہوا۔ اس گروہ میں مسٹر گنپت رام۔ چمن خاں۔ مسٹر نبل۔ [illegible] اور [illegible] تھے۔ یہ چاروں شخص تمام رات بھر اور صبح نو دس بجے گئے تھے۔ انکی [illegible] گنہگار دلوں کو بھلا رہتی ہوگی۔ پیر گنہگار انکی زد میں آ رہا تھا۔ وہ ایسا [illegible] اور شیطان [illegible] تھا کہ اس کا دل کسی نیم کے پیڑ کے [illegible] جاتا تھا۔ انہوں نے سامعین کے دلوں کو مسیحی گیت اور غزلیں گا کر ایسا مسحور کیا کہ وہاں کے جاتی ہی پیر گا ہے شاہ کو برا بھلا کہنے لگے [illegible] تھے۔ پہلا کلام کی [illegible] اثر دکھلائے بغیر کیوں رہتی ہے۔ بہت سی روحیں [illegible] ہو گئیں اور خداوند یسوع مسیح کے قدموں پر [illegible] گئیں۔ اور انہوں نے اقرار کیا کہ آئندہ کو کبھی بھی قبر پرستی پیر پرستی نہ کرینگے۔

دوئم۔ دوسرے گروہ میں جو [illegible] بارہ نہاڑا پہنچا ذیل کے اصحاب شامل تھے۔ جناب ڈاکٹر پادری [illegible] پادری [illegible] گولڈ اور [illegible] پادری [illegible] صاحب۔ ان مسیحی بندوں کو وہاں پہنچ کر کس قدر خوشی ہوئی ہوگی کہ جناب کی [illegible] سیدھی [illegible] ہے۔ سوائے اسکے کہ ایک [illegible] شخص کی طرف سے انہوں نے جناب [illegible] تشویش [illegible] اپنے اپنے تعلیم یافتہ [illegible] تحریر [illegible] ہمارے مذاہب کا [illegible] دلوں پر [illegible] ہے۔ [illegible] تینوں تذکرہ [illegible] صاحبان [illegible] کی قبر [illegible] ہیں [illegible] مسیحی [illegible] تیسرے گروہ [illegible]

سوئم۔ اس تیسرے گروہ میں جناب پادری [illegible] صاحب [illegible] خاں صاحب [illegible] سنگھ [illegible] مسیحی نقیب اور ایک اور [illegible] تھے۔ یہ گروہ ساڑھے ۱۰ بجے اپنے مسیحی خیمے میں داخل ہو گیا اور داخل ہوتے ہی اپنے پہلے گروہ کے ساتھ ملکر خداوند کی حمد و ستائش کے گیت گانے لگا۔

باقی دارد

عشائے ربانی کے موقعہ پر کلیسیاؤں میں شخصی پیالہ کا رواج

گو سالہا سال سے آپ صاحبان نقل فرماتے ہیں کہ صرف موجودہ شخصی پیالہ کے رواج کے خلاف ہیں۔ مگر آپ کو ذرا بھی تاریخی واقعات یاد نہیں کہ یہ امر [illegible] جگہ سے سو سو برس [illegible] یہودیوں کی اولاد میں۔ اور [illegible] آج تک اپنی بعض رسوم سے اپنے آپ کو یہودی عہد میں شامل کر رکھا ہے۔ ذرا چند وقت کیلئے بائبل کے ورق الٹ کر دیکھ لیجئے کہ خداوند کے کلمات مستعمل پیالہ کی نسبت شخصی پیالہ کے رواج کی بابت ہے۔ یا صرف ایک پیالہ کا ذکر ہے۔

اگر یہی بات درست ہو کہ آپ یہودی بزرگوں کے رواج کو رکھ کر اس رسم کو قدیم زمانہ سے چلی آئی ہے بتانا چاہتے ہیں۔ تو آپ اس پر بھی غور فرمائیں۔ کہ یہودی لوگ عبادت گاہ [illegible] نذر کرتے تھے مگر آپ رواج مذکورہ بالا کے خلاف چلتے ہیں۔ بلکہ اگر دوسرے دنوں اگر ایسی ہوتی ہیں تو ان کو ضروری برت یا فعل ہوتا۔

اس لئے جو باتیں ضروری ہیں آپ کے پیش گفتار سے موجود ہے۔ بائبل کا مضمون تفسیر پیش کرتے ہیں اور معانیت تمام سے کیا مطلب؟ واقعہ یہی سچ ہے۔ مگر کیوں اسکو جاری کریں؟ اس واسطے کہ انگلستان و امریکہ کے لوگ پسند کرتے۔ مگر آپ [illegible] ....

اندازہ کا قول ترویج ہو جیسے فارسی شاعر کہتا ہے

اگر شاہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت ایں ماہ و پروین

ملک کنعان کی سیر

ہر ایک بڑی عمارت کا تعلق اس جہان سے نہیں ہے اس لئے اسی جگہ پر اپنے سفرنامہ کو ختم کرتا ہوں۔ امید ہے کہ میرے ناظرین اس سے بہت مفید باتیں معلوم کرینگے۔ اس ملک پاک کو اپنی دعاؤں میں یاد کرینگے۔ خدا اس پیغام کو [illegible]۔

تمام ختم ہوا۔ [illegible] وہ مجھے کہتے تھے کہ آؤ خداوند کے گھر چلیں۔ اے یروشلم ہمارے پاؤں تیرے دروازوں کے اندر کھڑے ہیں۔ اے یروشلم تو ایسے شہر کی مانند جو بخوبی پیوستہ ہو بنا ہے جس میں فرقے یعنی خدا کے فرقے اسرائیل کی شہادت کے لئے جاتے ہیں کہ خداوند کے نام کی ستائش کریں۔ کیونکہ وہاں عدالت کے تخت داؤد کے خاندان کے تخت لگے ہوئے ہیں۔

یروشلم کی سلامتی کی دعا مانگو۔ وہ جو تجھ کو دوست رکھتے ہیں سلامت رہیں۔ تیری چاردیواری میں سلامتی اور تیرے محلوں میں اقبال مندی ہو۔ میں اپنے بھائیوں اور دوستوں کے لئے اب کہتا ہوں تجھ میں سلامتی ہو۔ خداوند ہمارے خدا کے گھر کے لئے میں تیری بہتری کا طالب ہوں۔ مزمور ۱۲۲

راقم

وارث الدین۔ کلارک آباد۔

ضلع [illegible]۔ پنجاب۔

[illegible] آج دنیا نے دیکھا [illegible] ہوں گے۔

شعر و سخن

نکاتِ سخن

مرقوم از جناب منشی تائب لودیانوی
حال مقیم بٹالہ

چراغ سحری ہوں میں یا کہ شرار دم آخر ہوں
[illegible]
قیامت [illegible] کا سبق دیتی ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہے جس کی [illegible] تائب
[illegible]

مضامین

مسیحی خدمت

جو پوشیدہ باتیں ہیں۔ جن کی بابت معلوم نہیں کر سکتا اس میں دخل دینا انسان کا فرض نہیں۔ چنانچہ بعض اوقات لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ مسیح کس طرح مردوں میں سے جی اُٹھا ہوا مسیح تو۔ جا کر کہاں رہے۔ وہ کس طرح آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ یہ سب باتیں پوشیدہ ہیں جن میں ہم کو ہرگز دخل نہیں دینا چاہئے کیونکہ یہ سب باتیں ایمان سے رکھی ہوئی ہیں اور پوشیدہ رکھی گئی جاتی ہیں۔

سنت تو کہہ سکتے ہیں کہ ایسے خادمی میں باتوں کو یاد رکھتے ہیں جو جیسے والی ہیں۔ خود ہم سے پرواہ نہیں ہوتے تعلیم دیا جاتا ہے اوقات ضائع کرتے ہیں ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ وہ کہ ہمارے خداوند مسیح نے ہمارے سپرد کیا خلوص سے تعلیم کی دینا اور لوگ شاگرد بنانا وغیرہ وغیرہ ہے۔ ہم اس حکم کی تعمیل کریں کیونکہ یہ وہ کام ہے جو ہمارے خداوند نے آسمان پر صعود کرنے سے پہلے اپنے شاگردوں کو سونپا۔

مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد شاگردوں کی امید تازہ معلوم ہوتی تھی۔ ان کے چہرے ہشاش بشاش اور دل میں خوشی کے خون کا دورہ ہوتا تھا۔ نئی زندگی میں یہ امید چالیس دن تک سرسبز رہی۔ پھر کر واسطے بعد پھر وہ آسمانی بادشاہ اپنے شاگردوں سے جدا ہو کر آسمان پر اُٹھایا گیا۔

باقی آئندہ

انتخاب الاخبارات

مرنا سیکھو

دنیا انسانوں سے بھری ہوئی ہے اور ہر ایک انسان کی خواہ وہ کسی قوم اور کسی ہی ملک کا ہو یہ خواہش ہو کہ دنیا میں مزا اور جینا دو باتیں دکھائی دے رہی ہیں۔ مگر کتنے انسان ہونگے جنہوں نے یہ کبھی کہا کہ موت برحق ہے ایک دن مرنا ہے۔ ہر ایک انسان جب یہ سوچتا ہے تو اسکو اپنی ساری زندگی جاتی ہوئی دکھائی دیتی ہے عیش و آرام کے سامان زندگی کے تقاضے اور جاہ و حشمت و دولت کا خیال اور اسی کو زندگی خیال کیا ہوا ان سب کو ترک کر دیتا ہے کیونکہ موت کا نام سن کے اسے کسی کی زبان پہ آنا نہیں گزرتا چاہیئے۔ کیا یہ زندگی کے جس میں ہر وقت موت کے ہر ایک دھیان کا رہنا اچھی ہوتی ہے۔ کیونکہ موت سے خوف کھایا جاتا ہے کیا ہم نہیں دیکھتے کہ جنہوں نے اس منزل کی تیاری کر رکھی ہے ہو موت کے نام سے گھبراتے تھے ہر ایک کل کی جگہ آج آ جائے۔ گو یہ دل کا اصل معاملہ ہے جس کے واسطے دل کے اندر ہی [illegible] ہے۔ اگر ہم نے سوچا تو معلوم ہو جائے گا کہ زندگی زیادہ ہو جائے گی یہ ہیں مرنا سیکھیں۔

شانتی۔

پنجاب میں مزدوری کی گرانی

اخبار [illegible] کا خیال ہے کہ عام رائے کی بنا پر کہا جاتا ہے کہ آبادیوں میں مزدوروں کے کم ہو جانے سے جنگی وجہ سے پنجاب کی شرح مزدوری میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔

اب پنجاب میں قانون کارخانہ جات کے علیحدہ انسپکٹر کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ زمینداروں کا یہ کہنا ہے کہ ان کی جگہ معمولی مزدوروں کی شرح بھی بہت بڑھ گئی ہیں۔ مثلاً ضلع گوجرانوالہ میں ایک مزدور کی اجرت فی روپیہ [illegible] بڑھ گئی ہے لیکن دیگر مقامات میں کئی مرتبہ فصل کے وقت ان لوگوں کو ایک روپیہ روزانہ تک اُجرت دی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ شرح مزدوری میں کمی ہونے کی کوئی امید نہیں کی جاتی بلکہ اس کے زیادہ گراں ہونے کا گمان ہے۔ صوبہ پنجاب میں دیگر وجوہ بھی مزدوری کے گراں ہونے کے اسباب ہو گئے ہیں۔ لیکن ایک زبردست سبب یہ بھی ہے کہ فصلوں کے کاٹنے کے وقت مزدوروں کی مانگ بہت بڑھ جاتی ہے اور جس کی مزدوری ایک وقت بہت ہے یہ بھی ممکن ہے کہ [illegible] ہو جاتی ہے پس اگر حال ہی میں زمیندار لوگ خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے فصل کاٹنے کی کلوں کو استعمال کریں تو فصلوں کی کٹائی کے وقت مزدوروں کی کمیابی کی شکایت دور ہو جائے۔ دوسرے کار بھی آسانی کے ساتھ ختم ہو جاویں۔ ان کلوں پر زیادہ خرچ بھی نہیں پڑتا۔ ایک کل تقریباً سو روپیہ میں آ جاتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان کلوں کا تجربہ کرنا ایک بڑا فائدہ کا کام ثابت ہوگا۔

(ہندوستان)

اخباری ترقی کا کمال

اس ہفتہ کی اولاتی ڈاک سے ایک نہایت دلچسپ اور حیرت افزا خبر موصول ہوئی ہے۔ اخبار ڈیلی میل لنڈن سے روزانہ نکلتا ہے اور اس کی کثرت اشاعت کی وجہ سے ہر ایک کس تک پہنچنی محال ہے تاکہ دوسرے شہروں میں وقت پر پہنچے۔ لنڈن میں اس کا مرکزی دفتر ہے [illegible]

دفتر سے ایک طرف ایڈیٹر اور سکاٹسمین اور دوسری طرف پریس وفونس ٹیلیفون لگایا گیا ہے۔ جس سے کہ خبریں جلد اور آسانی سے پہنچ سکیں۔ چاہے اخبار نویسی کا کمال ختم ہو گیا ہے۔ ہندوستان میں دس ہزار کی اشاعت کو ایک لعنت تصور کیا جاتا ہے حالانکہ انگلستان جس کی آبادی ہندوستان کا دسواں حصہ ہے اتنی اشاعت کے اخبار اخباروں کی فہرست میں بھی شمار نہیں کئے جاتے۔ اہل ہند کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک ان کے اخبار طاقتور نہ ہونگے ان کی سوشل اور پولیٹکل حالت کو تقویت حاصل نہ ہوگی۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ جس اخبار کو آپ مفید ملک و قوم سمجھتے ہیں۔ اس کی طاقت میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں جو صرف اس کے خریدار بنانے سے ہی ہو سکتا ہے۔ (ن)

ایک شہر پانی میں

دریائے جہلم تر میں سیلاب آنے سے آس پاس کے شہر گرد ساڑھ میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ غریبوں اور اوسط درجے کے لوگوں کے بہت سے مکانات اور جھونپڑے گر گئے ہیں۔ سڑکیں ٹوٹ گئی ہیں۔ لوگ اپنی جان اور بچوں کو لیکر مال و اسباب چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ سیلاب زدہ خستہ لوگوں میں ایک بار کھانا بھی مشکل ملتا ہے۔ ریلوے اسٹیشن گوالکیچ اور مین گاؤں کے درمیان ریلوے لائن بہ جانے سے ڈاک دو دو دن بند ہوتی ہے۔ سیلاب بڑھتا جاتا ہے اس لئے لوگوں کی موجودہ تکلیف میں جو اس وقت بھی کم نہیں ہے۔ اور شدت ہونے کا سخت اندیشہ ہے۔

(ہندوستان)

ایک کہانی

ایک بادشاہ پر ایک حریص بادشاہ چڑھ آیا۔ جب اس کی حد میں گیا تو وزیر نے عرض کی کہ حضور جس سے لڑائی کرنی ہے وہ نیک نہاد ہے۔ بادشاہ نے کہا اگر یہ بات ہے تو ہم بھی دیکھ لینگے۔ دوسرے روز بادشاہ نے اپنے وزیر کو بلایا اور ایک خوان جو رومال سے ڈھکا ہوا تھا اس کو دیا اور کہا کہ بادشاہ غنیم کے پاس لیجاؤ۔ اور کہو کہ ہمارا بادشاہ کہتا ہے کہ آپ ہمارے ملک میں مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ماحضر آپ کیلئے کھانا بھیجا ہے امید ہے کہ آپ تناول کرینگے اور شکر گزار بنائینگے۔ وزیر اس بادشاہ کے پاس گیا اور پیغام کہہ سنایا۔ غنیم بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا۔ جب کھانے لگا اور خوان سے رومال اٹھایا تو دیکھا کہ طشت میں دو روٹی سونے کی رکھی ہیں۔ اور پیالوں میں کسی میں جواہر کسی میں موتی کسی میں ہیرے پڑے ہوئے ہیں۔ بادشاہ یہ عجیب قسم کا کھانا دیکھکر حیران ہو گیا اور وزیر سے کہا کہ اپنے بادشاہ کو ہمارا سلام دینا اور کہنا کہ مہربانی کر کے کل ہم سے ملاقات کریں۔ وزیر نے واپس بادشاہ سے پیغام کہہ سنایا۔ دوسرے روز بادشاہ سلامت اس کی ملاقات کو گئے۔ بعد ملاقات غنیم بادشاہ نے کہا کہ کل آپ نے مجھے کیسا کھانا بھیجا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے خیال کیا کہ بادشاہ کو جو حرص اس قدر دور سے یہاں لائی ہے۔ وہ سیم و زر اور لعل و جواہر سے ہی سیر ہوگی۔ گندم کی روٹی سے نہیں۔ کیونکہ گندم تو آپ کے ملک میں بہت تھی۔ اگر اس سے سیر ہونے والے ہوتے تو اس قدر دور سے کیوں چل کے آتے اور لڑکر گھر کیوں رکھ دیتے۔ اس بات نے دوسرے بادشاہ کے دل پر بہت ہی اثر کیا۔ اور بولا کہ میں چاہتا ہوں کہ کچھ روز آپ کے پاس ایسی صحبت میں بسر کروں۔ بادشاہ نے اس بات کو منظور کیا اور چند روز بعد اس کی صحبت سے فیضیاب ہو کر اپنے ملک کو واپس چلا گیا اور پھر کبھی لڑائی کی نہ ٹھانی اور درویشوں پر

ہی قناعت کی ہے۔ اے وزیر اس حرص کو چھوڑ دو اور کچھ دن آسمان کے نیچے آرام سے بسر کرو۔ حرص کر کے کیا کرو گے۔ کیا خوب حکایتیں ہیں۔ آخر سب ہمیں چھوڑ جانا ہے۔ جب ہمیں چھوڑ جانا تحقیق ہے۔ تو پھر کس واسطے اپنے آپ کو تکلیف و رنج میں ڈالتے ہو۔ سترہ گز کا کھانا کھاؤ اور آرام سے بسر کر لیں۔ دیکھو جب سلطان ابراہیم ادہم نے وزارت چھوڑ کر جنگل کو چلے گئے اور ترک خلافت کر کے درویش ہو گئے۔ خود بادشاہ ان کو لینے گیا اور منت کر کے سلیمان سے کہا کہ جلد اس حالت کو چھوڑ دو اور اپنی وزارت پر چلکر بیٹھو۔ تو انہوں نے کہا کہ مجھے جب حرص و خواہش تھی تو میں آپ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا رہتا تھا۔ جب حرص کو میں نے پاؤں تلے کچل دیا تو آپ میرے پاس چلکر آئے ہیں۔ افسوس ہے کہ میں ایسی شاہنشاہی کو چھوڑ کر پھر آپ کی غلامی اختیار کروں۔ حافظ صاحب نے سچ کہا ہے۔

شکوہ تاج سلطانی کہ بیم جان درو درج است
کلاہ دلکش است اما بدرد سر نمے ارزد

میرپور خاص سندھ کے رہنے والے دو بنیوں نے جن کا نام جیسن داس اور سانول داس تھا۔ میر یوسف خاں وغیرہ کی جاگیروں سے پانچ زر قرض دلا پانے کا دعوی دائر عدالت کیا دوران سماعت مقدمہ میں معلوم ہوا کہ مدعیوں نے اپنی بہیوں میں جعل کیا ہے اس امر کا علم ہوتے ہی دونوں بنیوں پر جعل کرنے اور غلط حساب رکھنے کی فوجداری نالش کی گئی عدالت سشن جج حیدرآباد سندھ نے الزامات ثابت پا کر ہر دو کو سات سال قید سخت اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ بہت اچھا ہوا بےایمانی کی یہی سزا ہے۔

(افغان پشاور)

گلدستۂ اخبار

صوبجات متحدہ کی رپورٹ جیلخانہ جات سے ظاہر ہے کہ سال گذشتہ میں ایک لاکھ اڑتالیس ہزار قیدی جیلخانوں میں ڈالے گئے لیکن جیلخانوں کے قیدیوں کا یومیہ اوسط ۲۵ ہزار پونے چار سو تھا۔ سال ماقبل سے قیدی کم ہو رہے ہیں قیدیوں کو سنگین کاموں کی سزائیں ۹۰ ہزار ساڑھے پانچ سو تھے۔ سال زیر بحث میں ۱۹ قیدی جیلخانوں سے بھاگ گئے لیکن وہ سب کے سب گرفتار کرلئے گئے تھے۔ قیدیوں کی حفاظت و پرداخت کا خرچ ۱۰ لاکھ ۴۵ ہزار روپیہ تھا یعنے اوسطاً فی قیدی ۶۲ روپیہ ۹ آنہ ہر سال۔ سابق میں ۷۰ روپیہ ۹ آنہ تھا۔ قیدیوں کی محنت مزدوری کی اجرت سے ۲ لاکھ ۹۰ ہزار روپیہ نقد وصول ہوا جو بمقابلہ سابق کے ۱۷ ہزار اسکی بیشی ہے۔

جبلپور ۲۲ جون کو ایک بدمعاش ڈاکو ٹیکم داس کے تحت رہ خانہ میں لائی گئی۔ جسکی بابت یہ معلوم کرلی گئی کہ اس نے ضلع سیونی سے ایک زمیندار کی بکریاں چرا کر جبلپور میں فروخت کردیں۔ اور اس کے پیچھے بکریوں کا مالک بھی اس کی تلاش میں آیا ہوا تھا۔ اور جب وہ کچہری سے تھانہ کی طرف لیجایا جاتا تھا تو وہ ضلع پولیس کے چوکیدار کے ساتھ آدمی پکڑ بھی بھاگ گئے بعد اسکو پکڑا گیا گھوڑا بادا ہوا تھا۔ ایک وہ کنویں کی طرف سے مر گیا۔ وہ تین آدمی گرفتار ہو کر پولیس تحقیقات میں مصروف۔

آج سہ پہر کو ہاؤس آف لارڈس میں لارڈ [illegible] نے سوال کیا کہ ہندوستان کو ریلوے لگانے کے متعلق پیش کی گئی ہے یا نہیں سال گذشتہ میں ذات ریلوے کے متعلق ایک ریلوے کمیٹی مقرر کی گئی تھی اسی طرح ماہرین فن کی ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر کی جاوے کہ وہ ہندوستانی ریاست شاہی کا خاص خیال کرکے کل پہلو پر غور کرنے کے بعد رپورٹ پیش کرے۔

لوکل ۔ وزیرآباد کلیسیا کو ایک پاسٹر کی ضرورت تھی اب منشی [illegible] کا تقرر پنجابی بھائی صاحب سیالکوٹ سے تشریف لائے ہیں۔ اور انہوں نے اپنا کام شروع کردیا ہے امید ہے کہ جلد آنیوالی پریسبٹیری میں آپکا انسٹالیشن اور آرڈینیشن ہوجاویگا۔ خدا ان کی خدمت کو کلیسیا کی بہتری کیلئے مبارک کرے تاکہ کلیسیا روحانی باتوں میں ترقی پاجاوے۔ اور پاسٹر اور کلیسیا دونوں خدا کی برکتوں سے مالامال ہوں۔

سنڈے اسکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ارزی سبق محصولڈاک علاوہ ... تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کئے جاتی ہیں۔ ہماری ... صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کے ساتھ انڈین سنڈے سکول یونین ایسوایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کیواسطے یہ سب سے عمدہ سبق ہیں انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ہوجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری کیفیت ہوجاتی ہے اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہی سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں۔ درخواست بہ پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی بھیجو نگی وی۔ پی کے ذریعہ سے

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

... یہ گولیاں ... معمول ... قیمت ... محصولڈاک ... +

درد اور ریاحی دردی دوا

... درد ... قیمت ... محصولڈاک ایک ... +

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ...

پرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

مخارج۔ خرچ خوراک ماہوار فیس جماعت فی ماہوار اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں ... کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ... گرد ... وغیرہ و دیگر سامان ... نہایت عمدہ ... تیار ہوتا ہے قیمت ... مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ ولایتی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۸۷۰ء میں اس فنڈ نے ... ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے ... ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً ... لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ... ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور سے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر بے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ...
ہندوستان و پنجاب ...
غیر ممالک سے ...

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ... ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں +

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ... چھپا۔